مقالہ امثال القرآن للماوردی
کا
مختصر تعارف

جناب عبدالرشید قدیری

نوٹ:۔ مقالہ نگار کو اس مقالہ پر جامعہ سندھ کی طرف سے ڈی۔ فل کی سند عطا ہوئی ہے۔

مصنف ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب الماوردی البصری الشافعی متوفی ۴۵۰ھ مطابق ۱۰۵۸ء بصرہ کے مشہور علماء سے ہیں۔ انہوں نے جہاں فقہی مسائل پر خامہ فرسائی کی ہے وہیں امثال پر بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ اُن کی ایک کتاب الامثال والحکم ہے جس میں انہوں نے امثال عرب جمع کئے ہیں۔

مصنف کی امثال پر دو کتابیں دوسری کتاب امثال قرآن ہے جس کو بہت کم لوگ جانتے ہیں اس میں انہوں نے ۳۲۔ امثال قرآنیہ کی عالمانہ توضیح فرمائی ہے۔ یہ ایک نادر مخطوطہ ہے جو دارالکتب مصریہ اور جامعہ بروصا (ترکی) میں محفوظ ہے۔ جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب اُستاد قانون و قاضی اختر میاں صاحب مرحوم کی کوششوں سے ایڈیٹر کو یہ نسخہ ۱۹۵۷ء میں سندھ یونیورسٹی کے کتب خانہ سے مل گیا۔

مخطوطہ سے متعلق یہ مخطوطہ دیگر سات رسائل کے ساتھ منسلک ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

کتاب امثال القرآن تالیف ابی القاسم الحسن بن محمد بن حبیب المفسر النیشابوری المعروف بالماوردی رحمہ اللہ ...... وفیہ

کتاب لغات القرآن الکریم عن الفراء رحمہ اللہ .... وفیہ

کتاب النکت فی اعجاز القرآن الکریم عن الرمانی .... وفیہ

کتاب المجاز فی کلام العرب لشواھد القرآن عن قطرب .... وفیہ

من امثال القرآن الکریم نظایر ملوافق من امثال العرب للمخرمی .... وفیہ

کتاب الابواب المؤلفۃ فی معانی کلام العرب للاصفھانی .... وفیہ

کتاب ما اتفق لفظہ واختلف معناہ من القرآن الکریم للمبرد ...... وفیہ

کتاب احکام الھمز وصفاتہ ومواقعہ وصورہ فی الغایۃ لابی زید .... العدۃ ثمانیۃ کتب

کاتب کا کہیں نام نہیں۔ نہ اس بات کا صحیح پتہ چلتا ہے کہ اس کو کس زمانہ میں لکھا گیا۔

یہ مخطوطہ ۵۲ اوراق پر مشتمل ہے۔ اس میں ۳۲ امثال قرآنیہ، ۲۳ احادیث و آثار، ۱۷ عربی مقولے اور ۱۴۶ اشعار کے حوالے پائے جاتے ہیں۔ دار الکتب مصریہ کا ایک دوسرا نسخہ مرکزی ادارہ تحقیقاتِ اسلامیہ کراچی کی لائبریری میں بھی دستیاب ہے۔

نسخ مخطوطہ سے متعلق یہ ایک مسلّم بات ہے کہ کسی مخطوطہ کا صحت کے ساتھ پڑھنا ہی قابل قدر چیز ہے۔ پھر ایسے مخطوطہ کا پڑھنا جو آج سے نوسو برس پہلے کا ہو اور جس کے سطور روشنائی سے ملوث ہوں۔ مقالہ میں ایڈیٹر نے مخطوطہ کے پہلے ورق کا عکس منسلک کر دیا ہے جس کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مخطوطہ کے اکثر و بیشتر صفحات کی کتابت اتنی غلط ملط ہے کہ اُس کو پڑھنا ایک دشوار کام ہے۔ جامعہ بروصہ والا مخطوطہ بلحاظ کتابت بہتر ہے۔ البتہ مؤخر الذکر مخطوطہ میں ورق نمبر ۸ اغائب ہے۔ ایڈیٹر نے دونوں نسخوں کا تقابلی مطالعہ کیا ہے۔ فٹ نوٹس میں مقابلہ کے نتائج درج کئے ہیں۔ بعض الفاظ اتنے مٹے ہوئے تھے کہ ان کی تصحیح اور تحقیق میں کئی کئی دن صرف ہو گئے۔ بعض

مقامات پر اتنا شدید اشکال ہوا کہ ایڈیٹر کو "لم اقف علیٰ مراد الناسخ"، لکھ کر چھوڑ دینا پڑا۔

نسخ کے چند نمونے صرف ورق نمبر ا پر حسب ذیل نمونے پائے گئے جن سے مخطوطہ کی مشکلات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے:۔

لا ا مسلہ، یعنی بلا ابتہاو۔ سا یعنی فی۔ س یعنی عن اور من کے لئے۔ ک عموماً متروک ہوتا ہے جیسے لرجوع یعنی کرجوع۔ تلوین یعنی تکوین۔ س س بریہ یعنی من بین یدیہ۔ ذلسرہ یعنی ذکرہٗ۔ مالابرعتک یعنی قال ابن عباس۔ سفیں، قسم، حرث یعنی سفیان، قاسم اور حارث کے لئے۔ من غیلو سراء یعنی من غیلہٖ سواء۔

اس طرح تقریباً تمام اوراق میں نسخ کے ایسے ہی نمونے پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایڈیٹر نے تمام مشکل مقامات کو بصحت پڑھ ڈالا سوائے چند مقامات کے جن کی رہبری میرے قابل اساتذہ نے فرمائی۔

مخطوطہ کی تقسیم ایڈیٹر نے تمام مخطوطے کی امثال کو نمبروار تقسیم کیا ہے۔ الماوردی کے بیانات کو سیاق و سباق کے تحت پیراگراف میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آیاتِ قرآنی کی نشاندہی کی ہے اور سور و رکوع کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ جو الفاظ یا جملے چھوٹے ہوئے تھے اُن کو براکٹ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ مخطوطہ کے صفحات کو ورق ا اور ورق ب سے ظاہر کیا گیا ہے۔ احادیث کی نشاندہی حرف "ح" سے اور قرآنی آیات کو حرف "ق" سے کی گئی ہے۔ مخطوطات کا جہاں تک تعلق ہے "ت" ترکی والے مخطوطہ کے لئے اور "م" مصر کے لئے ثبت ہے۔ مخطوطہ میں جہاں جہاں مقامات کا ذکر ہے اُن کے تفصیلی نوٹس دیئے گئے ہیں اور صفحہ ۱۷۲ پر اُن کی ایک علیحدہ فہرست حروف وار مرتب کی گئی ہے۔

مخطوطہ کے موضوعات مصنف نے چند مقامات پر صوفیانہ اور عارفانہ انداز اختیار کیا ہے جس کی تفصیل ایڈیٹر نے مختلف کتب سے مزید شہادت کے لئے فراہم کر دی ہے۔

امثال امثال کی تحقیق و تفصیل مستند کتب مثلاً لسان العرب، الکشاف، تفسیر خازن، تفسیر طبری، فتح القدیر، تفسیر کبیر وغیرہ کی مدد سے کی گئی ہے جس سے بیانات و الفاظ کا اختلاف ظاہر ہو جاتا ہے ۔ امثال علٰحدہ نمبروار مرتب کئے گئے ہیں ۔

آیات حسب ضرورت مختلف مقامات پر الفاظ کی صحیح تعبیر پیش کرنے کے لئے قرآنی آیات کا حوالہ دیا گیا ہے ۔ ان تمام قرآنی آیات کے اوپر، جو مخطوطہ میں پائے جاتے ہیں، خط کھینچ دیا گیا ہے تاکہ آیات نمایاں ہو جائیں ۔ مصنف نے بعض جگہ تھوڑے سے ٹکڑے پر اکتفا کیا تھا ایڈیٹر نے فٹ نوٹس میں پوری آیت لکھ دی ہے تاکہ بات مکمل ہو جائے ۔

احادیث احادیث کی تحقیق کے لئے ایڈیٹر نے فتح الکبیر للشوکانی، مسند امام حنبلؒ، جامع ترمذی اور النہایۃ فی غریب الحدیث وغیرہ سے مدد لی ہے اور جابجا اُن کے حوالے دیئے ہیں ۔

اشعار جہاں تک اشعار کے حوالوں کا تعلق ہے ایڈیٹر نے کوشش کی ہے کہ شعراء کے دواوین سے اُن کی نشاندہی کر دی جائے ۔ چنانچہ دیوان جریر، دیوان اخطل، دیوان فرزدق اور دیوان حضرت حسان بن ثابتؓ کے حوالے دیئے گئے ہیں ۔ مصنف نے جابجا صرف ایک مصرعہ پر اکتفا کیا ہے ۔ ایڈیٹر نے دوسرے مصرعہ کو تلاش و جستجو کے بعد لکھ دیا ہے ۔ بعض قطعات شعر میں سلسلہ کلام منقطع ہے اس لئے مزید دو دو تین تین متعلقہ اور متواتر اشعار ترتیب وار لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ اصل مطلب واضح ہو جائے ۔ بعض اشعار مطلق سمجھ میں نہیں آئے اور نہ اُن کے حوالے مل سکے اس لئے ایسے مقامات پر بھی ایڈیٹر نے "لم اقف علی مرادہ" لکھ کر انہیں چھوڑ دیا ہے ۔

مشکل الفاظ تاج العروس للزبیدی، لسان العرب اور القاموس المحیط جیسے مستند لغات سے الفاظ کی تحقیق کی گئی ہے اور حوالے دیئے گئے ہیں صحاح للجوہری سے بھی حل لغات میں مدد لی گئی ہے ۔

محاورات مصنف نے اپنی عالمانہ وضاحت میں جابجا عرب کے محاورات

لکھے ہیں۔ ان کی حتی الامکان توضیح کی گئی ہے۔ یہی محاورات دوسری عبارت کے ساتھ ایسے گھل مل گئے تھے کہ صحیح عبارت کا سمجھنا دشوار تھا۔ لیکن لسان العرب لابن منظور کی مدد سے ان کو حل کیا گیا۔

وہ اہم شخصیات جن کا تذکرہ مخطوطہ میں پایا جاتا ہے

جن شخصیتوں کا ذکر مصنف نے اپنی کتاب میں کیا ہے اُن کی مختصر سوانح عمریاں فراہم کردی گئی ہیں۔ اور ان کی تقسیم و ترتیب فنی لحاظ سے حروف تہجی کے اعتبار سے کی گئی ہے۔ ان شخصیتوں کا ذکر پانچ عنوانوں ۔ قُرّاء، شعراء، محدثین، مفسرین، نحویین کے ماتحت کیا گیا ہے۔ ان شخصیات کے حالات سیر کے مستند کتب مثلاً مروج الذہب، الاستیعاب، الاصابہ، اسد الغابہ، طبقات ابن سعد، تہذیب التہذیب ھدیۃ العارفین، کتاب الاعلام وغیرہ سے جمع کئے گئے ہیں۔

معاصرین مصنف کے چند اہم معاصرین کا تذکرہ مع اُن کے مختصر علمی حالات کے نہایت ضروری سمجھا گیا تاکہ چوتھی صدی کے علمی کارنامے ہمارے سامنے آجائیں۔ چنانچہ احمد بن خالویہ، ابو ہلال عسکری، دارقطنی، عثمان بن جنی، حماد الجوھری، الباقلانی، عبدالرحمٰن السلمی، ثعالبی، المعرّی، الطبری، ابن رشیق صاحب العمدہ، قدوری وغیرہ جیسے یکتائے روزگار شخصیات کے حالات، کتاب الاعلام، تاریخ بغداد، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، معجم الادباء، ھدیۃ العارفین وغیرہ سے جمع کر دیئے گئے۔

انتساب مخطوطہ خود اس بات کی سب سے بڑی شہادت ہے کہ کتاب امثال القرآن ماوردی سے منسوب ہے کیونکہ کتاب کے آٹھ رسائل میں سے ایک رسالہ امثال القرآن ہے جو ماوردی کی تصنیف ہے۔ حاجی خلیفہ نے بھی کشف الظنون میں اس کی صراحت کی ہے۔ علامہ سیوطی نے تو اپنی الاتقان میں نہ صرف ماوردی کا حوالہ دیا ہے بلکہ کئی امثال کی انہی کے طرز پر تشریح کی ہے۔ آقا علی اصغر حکمت نے اپنی کتاب امثال قرآن میں نہ صرف ماوردی کی کتاب کا ذکر

کیا اور اس کا انتساب مصنف سے کیا ہے بلکہ مخطوطہ کے بہت سے جملے من وعن نقل کر دیئے ہیں اور ترکی والے مخطوطہ کا ذکر کرکے "ہنوز چاپ نرسیدہ" لکھا ہے۔ اس سے یہ انتساب اور بھی قوی ہو جاتا ہے۔

کتاب نما | مقالہ کے آخر میں کتاب نما کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس میں اسماء کتب، مصنّفین، مطابع و سنن طباعت کا ذکر ہے۔ کتاب نما کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ عام کتب کی فہرست سے ہٹ کر لغات کی فہرست علیٰحدہ دی گئی ہے۔

المسوّٰی من احادیث الموطا (عربی)

حضرت شاہ ولی اللہؒ کی یہ مشہور کتاب آج سے ۴۳ برس پہلے مکہ مکرمہ میں مولانا عُبید اللہ سندھیؒ کے زیر انتظام چھپی تھی۔ اس میں جا بجا مولانا مرحوم کے تشریحی حواشی ہیں۔ مولاناؒ نے حضرت شاہ صاحبؒ کے حالاتِ زندگی اور ان کی الموطا کی فارسی شرح پر مؤلف امام نے جو مبسوط مقدمہ لکھا تھا اس کتاب کے شروع میں اس کا عربی ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

ولایتی کپڑے کی نفیس جلد۔ کتاب کے دو حصے ہیں

قیمت :- بیس ۲۰ روپے